ಕರ್ನಾಟಕ ರಾಜ್ಯ ಮುಕ್ತ ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾನಿಲಯ
ಮಾನಸಗಂಗೋತ್ರಿ, ಮೈಸೂರು ೫೭೦ ೦೦೬

KARNATAKA STATE OPEN UNIVERSITY
Manasagangothri, Mysore - 570 006

M.A. FINAL - URDU

Course - III, Block - 1
Unit - 1 - 4
Arabic

Candle

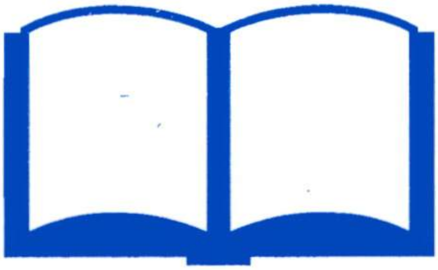

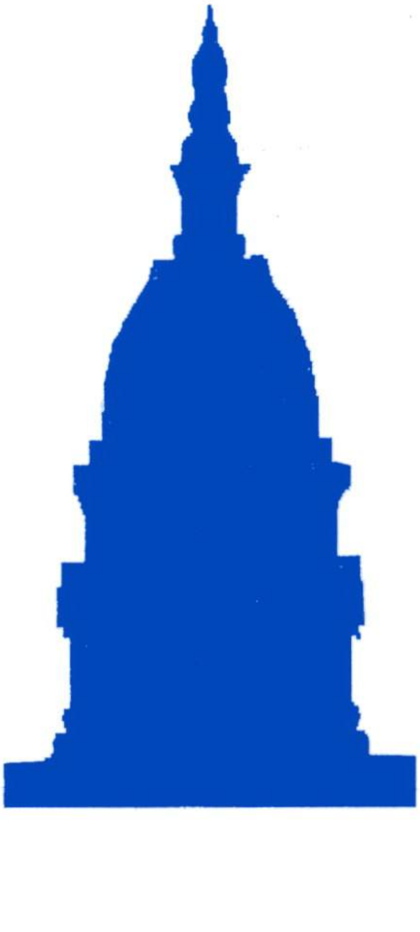

COURSE - 3 **BLOCK - 1**

KSOU NATIONAL INTERNATIONAL RECOGNITION

Karnataka State Open University (KSOU) was established on 1st June 1996 with the assent of H.E. Governor of Karnataka as a full fledged University in the Academic year 1996 vide Government notification No./EDI/UOV/dated 12th February 1996 (Karnataka State Open University Act – 1992). The Act was promulgated with the object to incorporate an Open University at the State Level for the introduction and promotion of Open University and Distance Education Systems in the education pattern of the State and the Country for the Co-ordination and determination of standard of such systems.

- With the virtue of KSOU Act of 1992, Karnataka State Open University is empowered to establish, maintain or recognize Institutions, Colleges, Regional Centres and Study Centres at such places in Karnataka and also open outside Karnataka at such places as it deems fit.
- All Academic Programmes offered by Karnataka State Open University are recognized by the Distance Education Council (DEC), Ministry of Human Resource Development (MHRD), New Delhi.
- Karnataka State Open University is a regular member of the Association of Indian Universities (AIU), New Delhi, since 1999.
- Karnataka State Open University is a permanent member of Association of Commonwealth Universities (ACU), London, United Kingdom since 1999. Its member code number: ZKASOPENUINI.
- Karnataka State Open University is a permanent member of Asian Association of Open Universities (AAOU), Beijing, CHINA, since 1999.
- Karnataka State Open University has association with Commonwealth of Learning (COL), Vancouver, CANADA, since 2003. COL is an intergovernmental organization created by commonwealth Heads of Government to encourage the development and sharing of open learning distance education knowledge, resources and technologies.

Higher Education To Everyone Everywhere

Karnataka State Open University

Manasa Gangotri Mysore-6

کرناٹک اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی ماناسا گنگوتری میسور

M.A (Final) Urdu

Course III - Arabic

Block - 1. (1-4) Units

ایم۔اے۔سالِ دوم

کورس III عربی

حصہ۔ا۔اکائیاں (4-1)

Arabic Language and Litrature

Course III - Arabic

Block - 1. (1-4) Units

عربی زبان اور ادب

کورس III عربی

حصہ۔ا۔اکائیاں (1-4)

I۔ وائس چانسلر

پروفیسر ~~کے۔ سدھاراو~~

II۔ ڈین اکاڈمک

پروفیسر ~~جمنی پرانک~~

III۔ فیکلٹی ممبرس

1۔ ڈاکٹر جہاں آرا بیگم

ریڈر و صدر شعبۂ اردو۔ کے۔ ایس۔ او۔ یو۔ مانسا گنگوتری میسور۔ ۶

2۔ بلقیس بانو۔ ایم

سینئر لیکچرر۔ شعبۂ اردو۔ کے۔ ایس۔ او۔ یو

3۔ کوآرڈینیٹر

ڈاکٹر جہاں آرا بیگم

IV مصنف

ڈاکٹر محمد سلیمان

پروفیسر۔ شعبۂ عربی

نیو کالج چنئی

نصاب کا مقصد

یہ کتاب عربی ادب کے لئے مختص ہے۔ یہ سال دوم کورس III کے نصاب میں شامل ہے۔ کورس III کے پہلے حصے میں چار اکائیاں میں چار اکائیاں میں۔ یہ بلاک نمبر ا ہے جس میں سورۂ کہف کی آئیتوں کا ترجمہ پیش کیا ہے جو آپ کے نصاب میں شامل ہے۔ جملہ سورۂ کہف کی چھ اکائیاں ہیں۔ چار اکائیاں بلاک نمبر ا میں شامل ہیں۔ دو اکائیاں (6-5 بلاک ۲ میں شامل کی جائیں گی۔

عربی زبان کا جاننا خاص کر اردو ایم۔ اے کے طالبعلم کے لئے بہت ضروری ہے۔ عربی اور فارسی کے مطالعے کے بعد ہی آپ اردو میں مہارت حاسل کرسکیں گے۔ کیونکہ اردو ایک ایسی زبان ہے جس میں عربی کی جامعیت اور فارسی کی شیرینی دونوں شامل ہیں۔ لہذا عربی زبان کا جاننا بھی لازمی ہے۔ ویسے آپ نے بال اول میں کورس نمبر ۵ میں فارسی کا مطالعہ کیا۔ ایسی طرح کورس نمبر ۳ میں عربی کا مطالعہ کریں گے۔ عربی کے نصاب مین سورۂ کہف، قصیدۂ بردہ اور عربی زبان کی توریخ اور عربی گرام شامل ہیں۔

اس اکائی کے آخر میں نمونۂ امتحانی سوالات اور ہر اکائی کے آخر میں عربی کے مشکل الفاظ کے معانی بھی دیئے گئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان تمام کا مطالعہ کریں گے اور اپنی زبان کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

M.A Urd

Arabic Language

Paper III ,Block I, Unit 1-4

اکائی 4-1 سورۂ الکہف پہلی ۸ آیتیں ؛۔

ساخت

1.0 اغراض ومقاصد

1.2 قرآن اوراس کی خاصیت

1.2.1 آیات کا ترجمہ

1.3 توحیداورشرک

1.3.1 آیات کا ترجمہ

1.4 آنحضرت ﷺ کا منصب

1.4.1 قوم کی حالت پر اپنی نفس کی ہلاکت

1.4.2 آیات کا ترجمہ

1.5 ابتداءاورآزمائش

1.5.1 آیات کا ترجمہ

1.6 خلاصہ

1.7 نمونۂ امتحانی سوالات اپنی معلومات کی جانچ

1.8 فرہنگ

1.9 سفارشی کتب:۔

1.0 اغراض ومقاصد:۔

سورۂ کہف کی یہ ابتدائی ۸ آیتیں ہیں ان آیتوں کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کی کمی نہ رکھی یہ ایک درست اور محکم کتاب ہے جس میں اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور ساتھ ساتھ باعمل مومنوں کو اچھے اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

اس اکائی کے اغراض میں یہ بھی ہے کہ اللہ کی وحدانیت کو ثابت کیا جائے اور عیسائی نظریۂ تولید کر رد کیا جائے۔

ہر اکائی کے مقاصد میں یہ بھی ہے کہ حضورِ کریم ﷺ کو بتادیا جائے کہ کسی کے ایمان نہ لانے سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اور افسوس کرتے کرتے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی بھی حاجت نہیں۔

یہ دنیا اور اسکی تمام زینت انسان کی آزمائش کے لئے ہے جو ایک نہ ایک دن تباہ ہو جائیگی۔

1.1 اپنی معلومات کی جانچ نمونۂ جواب

تمہید:۔

عربی ادب کی کئی صنفیں ہیں ان میں نثر ایک صنف ہے پھر نثر میں کئی اقسام کے نثر ہیں جیسے ناول، مکالمہ، قصے روایات صحافت، خطابت وغیرہ وغیرہ۔ لیکن قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے اس کا انداز اور اس نثر کا مماثل نہ اس وقت کوئی پیش کرسکا اور نہ آج پیش کرسکتا ہے۔

1.2 قرآن اور اس کی خاصیت:۔

قرآنِ مجید اللہ کی کتاب اس کا مصنف اور لکھنے والا اللہ ہی ہے

اس کی عبادتیں اللہ کی ہیں اور ادب مین اس کا اعلیٰ مقام ہے اس اکائی میں ہمیں قرآن کی خاصیت کا پتہ چلتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی کجی نہیں تیڑھپن نہیں اس کی آیات محکم ہیں صاف ہیں سیدھی ہیں۔ بات درست ہے ۔اور پھر آئندہ بھی اس میں کسی قسم کی کجی کے امکانات نہیں ہیں۔

1.2.1 پہلی اور دوسری آیات:۔

(۱) الحمد اللہ انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا۔

(۲) قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ ویبشر المومنین الزین یعملون الصالحات ان لھم اجرا حسنا

(۳) ماکثین فیہ ابدا

ترجمہ(۱) تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔جس نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اتاری۔اس کتاب میں کسی قسم کی کجی نہ رکھی۔

(۲) (اور یہ کتاب) بالکل محکم ہے۔تاکہ لوگوں کو سخت عذاب سے آگاہ کرے جو اللہ کی جانب سے آئیگی اور مومنوں کو جو باعمل ہیں خوش خبری دے کہ ان کے لئے اجر ہے

(۳) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

1.3 توحید اور شرک

اس کے بعد کی آیتوں میں اسلام کی اصل تعلیم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

عام طور پر عیسائی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابنِ اللہ ہیں (

نعوذ بالله) اس کے بارے میں ان کے آباء واجداد کو بھی علم نہیں ان کی زبان سے یہ بڑی بھاری بات نکل رہی ہے۔ اور یہ سراسر جھوٹ ہے۔

1.3.1 آیت نمبر۴

آیت نمبر۴ **وينذ ر الذين قالو اتخذ الله والدا**

نمبر۵ **مالهم به من علم ولا لا بانهم كبرت كلمة تخرج من افوا ههم ان يقولون الا كذبا**

(۴) اور نیز ان لوگوں کو خبردار کردے جنہوں نے کہا کہ اللہ بھی اولاد رکھتا

(۵) اس بارے میں انہیں کوئی علم نہیں۔ نہ ان کے باپ دادا کے پاس کوئی علم تھا۔ کیسی سخت بات ہے جو ان کی زبانوں سے نکلتی ہے۔ یہ محض جھوٹ ہے وہ بک رہے ہیں۔

1.4 آنحضور ﷺ کا منصب :-

آیت نمبر ۷ میں بتایا گیا ہے جب لوگ قرآن کی حقانیت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اللہ تعالی کی وحدانیت پر ایمان نہیں لاتے تو آنحضرت ﷺ کو اس کا بڑا خلق ہوتا آپؐ ان کی نافرمانی اور نہ ایمان لانے کی وجہ سے اپنے آپ پر افسوس کرتے اور اپنی جان ہلاکت میں ڈالتے ہیں پر آپ کا منصب نہیں کہ اس پر افسوس کریں

1.4.1 قوم کی حالت پر اپنی نفس کی ہلاکت

آپکا منصب جو ہے وہ اس کا حامل نہیں دعوت دی جائے اور دعوت قبول نہ کرنے پر افسوس کرے اور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے۔

وما على الرسول الّا البلا غ یعنی رسول کا منصب اللہ کے پیغام کو

پہنچانا ہے۔

1.4.2 آیت نمبر ۷ فلعللک باخع نفسک علی آثار ھم ان لم یو منوا بھذا الحدیث اسفا ۔

(۷) شاید (آپؐ) ان کے پیچھے اپنے آپ کو غم سے ہلاک کر کے رہیں گے کیوں کہ وہ اس کلام پر ایمان نہیں لا رہے ہیں۔

1.5 ابتلا اور آزمائش

زمین اور زمین پر کی تمام چیزیں زینت کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو آزمانا چاہتا ہے کہ کون اچھا عمل کرنے والا ہے۔ پھر اس زمین کو اور اس کی زینت کو تباہ کر کے چٹیل میدان بنا دیں گے۔ اللہ کا قانون ہے کہ وہ انسان کو دینے کے بعد آزماتا ہے اور لینے کے بعد بھی آزماتا ہے اور اس کو مبتلاء و آزمائش سے گزرنا ہے اسی لئے کہا گیا۔

1.5.1

آیت نمبر ۷ انا جعلنا ما علی الارض زینة لھا لنبلو ھم ایھم احسن عملا ۱۱ ۔

آیت نمبر ۸ وانا لجا علون ما علیھا صعیدا جرزا

ترجمہ (۷) :۔ روئے زمین پر جو کچھ ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت کے لئے بنایا تاکہ ہم لاگوں کو آزمائیں جو ان میں بہتر عمل کرنے والا کون ہے۔

(۸) اور پھر ہم ہی جو کچھ زمین پر ہے اسے چٹیل میدان کر کے رہیں گے۔

1.6 خلاصہ :۔

ان آٹھ آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کی حقانیت کو ثابت کرے

وہ حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔اور اس کتاب میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔
اس کتاب میں عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور ان مومنوں کو جو عمل کرتے ہیں
بشارت دی گئی ہے کہ انہیں اچھا بدلہ ملے گا اور وہ اسی میں ہمیشہ کے لئے رہیں
گے جب کہ قرآن یہ کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو یہ لوگ اس
کے اولاد کا ذکر کرتے ہیں ان کو اس کا علم اور نہ ان کے آباء واجداد کو اس کا علم تھا
جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ جھوٹ ہے۔ جب قرآن یہ بات صاف طور پر پیش کر رہا
ہے اور یہ لوگ اسے جھٹلا رہے ہیں تو حضور ﷺ کو اس کا قلق ہوتا ہے وہ اس غم
اور فکر میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں (اللہ کہتا ہے آپ کو ایسا نہ کرنا
چاہیئے۔)

زمین اور زمین کی زینت سب ایک آزمائش ہے وہ زینت کچھ بھی ہو اور
کیسی بھی رہے۔ پھر جس زینت پر یہ لوگ فخر کر رہے ہیں وہ پائیدار بھی نہیں کسی
نہ کسی دن ان کو ختم ہونا ہے اور اللہ اس کو یعنی زمین اور زینت زمین کو چٹیل میدان
سے بدل دیگا۔بس یہی اس کا خلاصہ ہے۔

1.7

سوال نمبر ا کسی ایک آیت کا ترجمہ کیجئے

آیت نمبر ا ۲، ۳۔۴ اور پانچ۔7 تا آٹھ

جواب 1.2/1.3/1.4 اور 1.5 میں دیکھئے

2.2 اصحاب الکہف والرقیم کون تھے؟

1.8 فرہنگ:۔

الفاظ	معنی
الحمد	تعریف
عبد	بندہ
عوجا	تیڑھ پن رکجی
انزل	اتارا
لم یجعل	نہیں بنایا
قسیما	بالکل سیدھا
باسا	عذاب
لدنه	اس کے پاس
الصالحات	نیک
ابدا	ہمیشہ
اتخذ	رکھا ربنایا
لهم	ان کو ران کے لئے
تخرج	نکلتی ہے
یقولون	وہ کہتے ہیں
باخع	ہلاک کرنے والا
آثار هم	ان کی بات
اسفاء	افسوس
ما	جو کچھ

زينة	زینت
ايهم	ان میں سے کون
يبشر	خوشخبری دے
ماكث	رہنے والا ماکثون
قالو	انہوں نے کہا
ولد	اولاد
اب	باپ/آباء
كلمة	بات
افواه	منہ
لعلك	شاید آپ
نفسك	اپنے نفس کو
ان لم يومنو	اگر وہ ایمان نہ لائیں
جعلنا	ہم نے بنایا
الارض	زمین
نسلوهم	تا کہ ہم انہیں آزمائیں
صعيد	اونچی زمین

1.9 سفارشی کتب

1. تفہیم القرآن (مودودی)

2۔ ترجمان القرآن (آزاد)

3۔ تفسیر حقانی (عبدالحق حقانی)

4۔دعوۃ القرآن　　شمس تبریزی

5۔تدبر قرآن　(امین احسن اصلاحی)

M.A Urdu

Arabic Languae

Unit 2

سورۃ الکہف (آیت نمبر ۹ سے ۲۶ تک)

2.0 اغراض ومقاصد

2.1 تمہید

2.2 اصحابِ الکہف والرقیم کون تھے؟

2.3 واقعہ اصحابِ کہف

2.3.1 آیات کا ترجمہ

2.4 اس واقعہ کو قرآن میں ذکر کرنے کا مقصد

2.5 بعث بعد الموت

2.6 خلاصہ

2.7 نمونۂ امتحانی سوالات

2.8 فرہنگ

2.9 سفارشی کتب

2.0 اغراض ومقاصد

آیت ۹ تا ۲۶ اصحابِ کہف کا قصہ بیان کیا گیا ہے اس کا مقصد

یہ ہے کہ یہ دنیا فانی ہے ہم سب کو موت کا سامنا کرنا ہے اور مرنے کے بعد ہم اٹھائے جائیں گے اس وقت ہمارا حساب لیا جائے گا۔ اگر یقین نہ آئے تو اصحابِ کہف کو دیکھ لو جو ۳۰۹ سال سوتے رہے پھر دوبارہ اٹھائے گئے۔ اس کا مقصد اور غرض یہی ہے کہ بعث بعد الموت پر یقین کرے۔

2.1 تمہید:۔

سورہ کہف قرآنِ مجید کی اٹھارویں سورۃ ہے اس کا نزول مکہ میں ہوا کہف کے معنی غار کے ہیں، اس سورہ میں غار والوں کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام سورۃ الکہف رکھا گیا۔ اصحابِ کہف یعنی غار والے اس غار میں تین سونو برس تک سوتے رہے۔ اور اس لمبی مدت کے بعد جاگ اُٹھے۔

یہ سورۃ اس دور میں نازل ہوئی جب حق و باطل کی کشمکش اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی تھی قریش قرآنِ مجید کی حقانیت کو مٹانے پر اڑے ہوئے تھے اس سلسلہ میں ان کو دوسری باطل طاقتوں کا سہارا ابھی مل رہا تھا۔

اس سورۃٔ کا آغاز ہی غلط عقیدہ کے ذکر سے ہوا یعنی یہ دعویٰ پیش کیا گیا کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ اس صورت میں شریک اور فرزندی کے عقیدے کو جو عیسائیت کی طرف منسوب ہے قرآ اس کی سخت مزمت کرتا ہے۔ ساتھ عقیدۂ آخرت کو ثابت کرنے اور قدرتِ الٰہی کے اظہار کے لئے اصحاب الکہف والا قصہ پیش کرتا ہے جس انسان کو ۳۰۹ سال سلا کر پھر جگا نا ممکن ہے تو پھر آخرت میں تمام انسانوں کو جگانا کیوں ممکن نہیں؟ ثبوت کے طور پر اصحاب کہف پر سیر حاصل بحث کی گئی۔

اصحاب الکھف والرقیم /غار والے اور رقیم والے وہ چند نوجوان تھے جو اللہ پر ایمان رکھتے تھے اللہ نے انہیں ہدایت دی تھی انہوں نے ہدایت کو اپنایا اور صبر واستقامت کو تھام لیا۔ جب انہیں آزمایا گیا تو انہوں نے صاف کہدیا۔

''ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان وزمین کا پروردگار ہے ہم اس کے علاوہ کسی اور کو معبود بنانے والے نہیں''

مگر ایمان کے لئے بڑی قیمت ادا کرنی پڑی۔ ان مومن جوانوں پر زمین تنگ ہوگئی ساری آبادی حکومت کے دباؤ سے ان کی مخالف ہوگئی رزق کے دروازے بند ہوگے ملازمت اور تنخواہ کا سوال ہی نہ اُٹھتا تھا۔ کسب معاش کا کوئی راستہ نہ تھا حکومت نے ان موحد نوجوانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے ایسی سورت مین ان کے رو برو دو ہی راستے تھے یا تو وہ توحید کو چھوڑ کر بت پرستی اور نفس پرستی کو اپناتے اور حکومت کی حامی بھرتے یا توحید پر قائم رہتے اور حکومت سے دشمنی مول لیتے۔ انہوں نے اپنے ایمان کو تباہی سے بچالیا۔

ان کی اللہ نے مدد کی خوف کو شجاعت سے اضطراب کو سکنیت سے بدل دیا اور آپس مین مشورہ کر کے ایک غار میں پناہ لی جوان کے لئے موزوں تھا کشادہ تھا دھوپ کی گرمی نہ تھی انہیں غار والے اسی لئے کہا گیا۔

وہ اپنے پاس اپنی مقدس کتاب کے چند اوراق رکھتے تھے یا ان کے پاس کتبے تھے اس لئے ان کو اھل الرقیم کہا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کے غار پر کتبہ لگا دیا گیا اور کتبہ کو رقیم کیا جاتا ہے اس لئے ان کو اھل الرقیم کہا گیا بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ رقیم اصل میں ''راقیم'' ہے حقیقت میں ایک شہر کا نام ہے۔ جو بعد میں چل کر (PETRA) کے نام سے مشہور ہوا اور عرب اسے

بطرا کہنے لگے۔

2.3 :۔ واقعہ اصحابِ کہف :۔

رومۃ الکبرای کے ایک مشہور شہر ''افسیس'' کا یہ ایک واقعہ ہے جب کہ وہاں توحید کی مخالفت ہو رہی تھی دین مسیحی کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ دین کی دعوت دینے والوں پر عتاب نازل ہوتا تھا بت پرستی اور شہوت پرستی کا تیز رو سیلاب اپنے ساتھ تمام روحانی اور اخلاقی قدروں کو بہا لے گیا۔

کسی کو جرأت نہ تھی کہ توحید کی دعوت دے آخرت کا نظریہ پیش کرے۔ حکومت مادیت کے لئے تھی اور حکمران مادہ پرست تھے ایمان اور روحانیت کا کوئی مقام نہ تھا۔ دین کا بول بالا نہ ہو۔

حکومت ہر اس قوت کو نیست و نابود کر دیتی تھی جو انسان کو حق کی طرف لے جائے اگر کسی نے اس کی (دعوت حق) جرأت کی تو حکومت اس کو زندگی سے محروم کر دیتی تھی شہری حقوق چھین لیتی تھی جلا وطن کر دیتی تھی یا سنگ ساری کی سزا دی جاتی۔ ایسے ظالمانہ ماحول میں چند ایسے لوگ بھی تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور اپنے عقیدے پر محکم تھے۔ اور راہِ حق میں جان تک دینے کے لئے تیار تھے۔

حکومت بت پرست تھی اور یہ لوگ اللہ رب العزت کے ماننے والے تھے ماحول گندہ تھا لیکن ان کا ذوق سلیم اعلیٰ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تھے اور دین کی پابندی بھی، نتیجہ کے طور پر ان کو حکومت کی مخالفت مول لینی پڑی۔

حکومت نے ان کو بہت کچھ سمجھایا کہ بت پرستی کو اپنا لیں منصب و جاہ انہیں مل جائے گی۔ اگر وہ عافیت چاہتے ہیں تو حکومت اور سوسائٹی کا ساتھ دیں۔

اسی سورہ کہف کی ۱۳،اور ۱۴،۱۵ویں آیت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ چند نو جوان تھے جو اپنے آقا اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لائے تھے اللہ نے انہیں ھدایت دی تھی اور انہوں نے اس کی ھدایت کو مضبوط تھام لیا تھا۔صبر و استقامت کے ساتھ انہوں نے اسے اپنا لیا وہی جب راہِ حق پر کھڑے ہوئے تو صاف کہدیا ''ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے ہم اس کے سوا کسی اور کو معبود بنانے والے نہین ۔اگر ہم ایسا کریں تو یہ بڑی ہی بے جابات ہوگی'' یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جو اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کو پکڑے ہیں ۔اگر وہی حقیقی معبود ہیں تو کیوں اس کے لئے دلیل پیش نہیں کرتے؟ اس سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ کہہ کر بہتان باندھے ۔مگر جب ان مومن نو جوانوں پر زمین تنگ ہوگئی ساری آبادی حکومت کے دباؤ سے ان کی مخالفت پر اتر گئی رزق کے دروازے بند ہوگئے ملازمت نہ ملی کسبِ معاش کا کوئی راستہ نہ تھا ایسی صورت میں ان کے روبرو دوہی راستے رہ گئے یا تو وہ توحید اور حق گوئی کو چھوڑ کر بت پرستی اور نفس پرستی کو شیوہ بناتے اور حکومت کے حامی بن جاتے اور انہیں خوش حالی مل جاتی یا توحید پر قائم رہ کر موجب عتاب بن جاتے اور حکومت کی دشمنی مول لیتے۔

مگر انہوں نے حق کو اپنے ہاتھوں سے جانے نہ دیا اللہ کی زمین بہت وسیع ہے اللہ پر بھروسہ کیا سب نے ایک ساتھ اس شہر کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اپنے دین کو نہ چھوڑا۔راہِ حق پر روانہ ہوئے ۔اللہ تعالیٰ نے بھی ان نو جوان مومنوں { انھم فتیۃ امنوا بربھم } کی مدد کی ان کا دل اونچا رکھا اور ایک ایسے غار کی طرف ان کی رہنمائی کی جو ہر حیثیت سے ان کے لئے موزوں تھا

دھوپ کی گرمی نہ تھی لیکن روشنی پہنچتی تھی۔ انھوں نے اس غار میں مایوسی کی زندگی نہ گزاری اور یہ سوچ میں نہیں پڑے رہے کہ معاشرہ کا بائکاٹ نان ونفقہ کا انتظام نہیں حکومت دشمن ہوگی۔ پولیس تلاش میں ہے وغیرہ وغیرہ وہ اپنے ساتھ اپنی مقدس کتاب کے چند اوراق لے گئے وہاں ان کا مطالعہ کیا تعلیم ہوتی رہی اس کی تفسیر بیان کی جاتی تھی اور ساتھ ساتھ سب مل کر ان کا احکام پر عمل کرتے تھے جس کی وجہ سے ان میں ایمان کی پختگی بڑھتی رہی یقین کامل آتا رہا۔

ادھر حکومت نے ان کو مہلت دی تھی کہ (اس وقت تک) وہ ایک مدّت تک وہ دین مسیح کو ترک کر دیں ورنہ ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ اب وہ ہجرت کر کے غار میں پناہ لی۔ حکومت کو ان نوجوانوں کی کھوج شروع ہوگئی۔ ممکن تھا کہ فوج ان تک پہنچ جائے انہیں گرفتار کر لے سنگسار کرے جلاوطن کر دے لیکن ایسا نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی نیند دی جس سے انہیں صدیوں بعد بیداری نصیب ہو ئی۔ سورہ کہف اس نیند کی مدت کو تین سو نو سال بتاتا ہے

ان نوجوانون مین کتنے افراد تھے اس پر مختلف روایت ہے کسی نے کہا تین کسی نے کہا پانچ اور کسی نے کہا سات اور ان کے ساتھ ایک کتا تھا۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ کتنے بھی ہوں تعداد کا علم تو اللہ کو ہی ہے اس تعداد پر لمبی بحث کی ضرورت نہیں تو ان کے دین کو جاننے کی ہے ان کے عمل کو اپنانے کی ہے۔

یہ جب سو رہے تھے دنیا ومافیھا سے بے خبر صدیوں کی نیند میں تھے اس دوران ملک (رومہ) کی حالت بدلتی چلی گئی۔ حکومت بدل گئی، نظام مٰین فرق آ گیا بت پرستی کا خاتمہ ہو گیا شہوت پرستی کو لوگوں نے ترک کر دیا۔ اور ایک پاک صاف حکومت وجود میں آ گئی۔ جو اللہ رب العزت پر اور حضرت عیسیٰ پر ایمان

رکھتی تھی۔ یہ حکومت دین عیسیٰ کی حامی تھی فروغ دیتی تھی تبلیغ ودعوت کرتی تھی۔

اہل وطن گزشتہ اور موجودہ حکومت کے رویہ سے کافی حد تک واقف تھے۔ ان کو علم تھا کہ ان نوجوانوں کے ساتھ حکومت نے کیا کیا؟ وہ کہاں غائب ہوے؟ اور اچانک کس طرح روپوش ہوگئے۔اب کی حکومت عیسائی حکومت تھی تازی دم تھی مذہب ودین کا جوش تھا۔پرانی غلطیوں کو بدل کرنئی بات پیدا کرنے کے لئے تیار تھی عیسائیت کی دعوت تبلیغ ہی اس کا مقصد تھا۔اہل الکھف والرقیم کی ایک بڑی یادگار قائم کرنے کی فکر میں تھی۔بعض روایت میں آیا ہے کہ حکومت نے اس غار کے منہ پر ایک کتبہ لگایا کتبہ کو عربی زبان میں الرقیم بھی کہتے ہیں۔اس لئے ان کو اہل الرقیم بھی۔

جیسا کہ مذکور ہے ۳۰۹ تین سونو سال بعد یہ نوجوان اپنی نیند سے بیدار ہوئے اور ایک دوسرے سے دریافت کرنے لگے کہ ہم لوگ کتنی دیر سے سورہے ہیں؟ اور وہ مدّت تعین کر نہ سکے کوئی ایک دن کی کہہ رہا تھا کوئی چند گھنٹوں کی۔آخر اس معاملہ کو اللہ پر چھوڑ دیا۔کیوں کہ مدّت کی تعین میں نہ دین کا انحصار ہے اور نہ ہی دنیا کا۔

پھر انہیں بھوک کا احساس ہوا تو اپنے ایک ساتھی کو کھانا خریدنے کے لئے روانہ کیا۔ان لوگوں کی دانست میں حکومت ابھی تک وہی تھی۔جاسوس ان کے (اصحابِ کہف) پیچھے تھے اس لئے انہوں نے جانے والے ساتھی کو احتیاط کی نصیحت کی اگر کوئی دیکھ لے تو سنگساری اور جلاوطنی کی سزا سے دوچار ہونا پڑے گا۔

یہ شخص غار سے روانہ ہوا کھانا خرید کر وہ الٹے پاؤں آنا چاہتا تھا لیکن ایسا کر نہ سکا اس لئے کہ اس کے پاس جو سکے تھے وہ صدیوں پرانے تھے دکاندار کو

اس پر شک ہوا اس نے حکام کو ان سکوں اور اس شخص کے بارے میں اطلاع کر دی اس کو گھیر لیا گیا سبھوں نے سوال کیا آخر بیچارہ مومن تھا جھوٹ کیسے بول سکتا اس نے سچ سچ سب کچھ بتا دیا اور وہ لوگ اس کے ساتھ غار پہنچے اور اھل الکھف کو وہاں جاگتے پایا۔

اب غار سب کی زیارت گاہ بن گئی۔ ہر مجلس میں اس کا چرچا تھا ہر گھر میں اس کا ذکر تھا، یہ نوجوان جب تک اللہ کو منظور تھا زندہ رہے۔ پھر ان کا انتقال ہو گیا۔ تاریخ اور مذاہب کے ذکر میں ان کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ وجاوید رہے گا۔

2.3.1 آیات کا ترجمہ:۔

آیت نمبر۹ ام حسبت ان اصحاب الکهف والرقیم کا نوا من آیا تنا عجبا ۔O

ترجمہ:۔ کیا آپ (محمدؐ) نے کہف اور رقیم والوں کو ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب نشانی سمجھا ہے؟

آیت نمبر۱۰ اذ اوی الفتیة الی الکهف فقالو ار بنا آتنا من لدنک رحمة و هیئی لنا من امر نا رشداO

ترجمہ:۔ جب نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تو دعا کی اے ہمارے رب! ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے معاملے کو آسان کر دے۔

آیت نمبر۱۱ فضر بنا علی اٰذانهم فی الکهف سنین عددا ۔

ترجمہ:۔ پھر سالہا سال تک ہم نے ان کو غار میں سلا دیا

آیت نمبر ۱۲؎ ثم بعثنا هم النعلم ای الخر بین احصی لحا لبشوا امدا۔

ترجمہ:۔ پھر ہم نے انہیں جگایا تاکہ یہ بات معلوم کرلیں کہ کونسی جماعت ،گزری ہوئی مدّت کا بہتر طریقہ سے احاطہ کرے گی

آیت نمبر ۱۳:۔ نحن نقص علیک نبأ هم بالحق انهم فتیة اٰمنوا بربهم و زد ناهم هدی۔

ترجمہ:۔ ہم آپ (محمدؐ) کو ان کی حقیقی کہانی سناتے ہیں یہ چند نوجوان تھے جنہوں نے اپنے رب پر ایمان لایا اور ہم نے (ایمان کے بعد) انہیں مزید هدایت دی۔

آیت نمبر ۱۴؎

وربطنا علی قلو بهم اذا قاموا فقالوا ربنا رب السموات والارض لن ند عوا من دو نه الها لقد قلنا اذا شططا ۔o

ترجمہ:۔ ہم نے ان کے دلوں میں استقلال پیدا کیا۔ جب کہ انہوں نے (مشرک بادشاہ کے روبرو) کھڑے ہو کر کہا۔ ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اور ہم اس کے سوا کسی اور کو معبود ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یہ ناحق بات ہوگی۔

آیت نمبر ۱۵؎

هٰولاء قومنا اتخذوا من دو نه الهة لو لا یأ تون علیهمْ بسلطان بین۔ فمن اظلم ممن افتری علی الله

کذبا o

ترجمہ: یہ ہے ہماری قوم جس نے (اس کے سوا) اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھی ہے۔ ان کے معبود ہونے پر کوئی کھلی ہوئی دلیل کیوں پیش نہیں کرتے ان سے بڑا ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھے۔

آیت نمبر ۱۶:۔

وازا عتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ فا واالی الکھف ینشر لکم ربکم من رحمتہ و یھیئی لکم من امرکم مرفقا o

ترجمہ: اب جب کہ تم ان سے اوران کے معبودان غیر اللہ سے الگ ہو ہی گئے تو چلو فلاں غار میں پناہ لو۔ تمہارا رب تم پر اپنی رحمت برسا ئے گا اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت پیدا کرے گا۔

آیت ۱۷:۔ وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کھفھم زات الیمین و ازا غربت تقرضھم ذات الشمال وھم فی فجوۃ منہ۔ زالک من آیات اللہ، من یھد اللہ فھوا المھتد ومن یضلل فلن تجدلہ ولیا مرشدا o

ترجمہ:

آپ دیکھیں گے کہ آفتاب طلوع ہوتے وقت ان کے غار سے دائیں جانب جھک جاتا ہے۔ اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب جھک جاتا ہے۔ وہ اس غار کے ایک گوشہ میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اللہ جس کی رہبری کرے وہ راہِ راست پر ہے اگر جسے وہ گمراہ کردے

ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور رہنما پائیں۔

آیت نمبر ۱۸:۔

وتحسبهم ایقا ظا وهم رقود ۔ تقلبهم زات الیمین و زات الشمال وکلبم باسط ذ را عیه بالوصید لو اطلعت علیم لو لیت منهم فرارا و ملئلت منهم، رعبا o

ترجمہ:۔

تم انہیں دیکھ (دیکھتے تو) یہ سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں۔ حالانکہ وہ سو رہے تھے ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلاتے تھے۔ ان کا کتا چوکھٹ پر ہاتھ پھیلائے تھا۔ اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھتے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے۔ اور ان کے رعب سے آپ پر دہشت چھا جاتی۔

آیت نمبر۱۹:۔

وکذالک بعثنا هم لیتساء لوا بینهم قال قائل منهم کم بسْتم قالو ابشنا یوما او بعض یوم ۔ قالو اربکم اعلم بما لبثتم فابعثوا احد کم بور قکم هزا الی المدینة فلینظرا یها از کی طعا ما فلیا تکم برزق منه و لیتلطف ولا یشعرن بکم احدا ۔ o

ترجمہ:۔

اسی طرح ہم نے انہیں جگایا تا کہ وہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں۔ ان میں سے ایک نے سوال کیا، تم یہاں کتنی مدّت سے ٹھہرے ہوں گے اس کو

جواب ملا ہم ایک دن یا کچھ اس سے بھی کم رہے ہوں گے۔

اس کے بعد سب یہی کہنے لگے تمہارا اللہ ہی اچھی طرح جانتا ہے کہ کتنی مدّت تک قیام رہا، کسی ایک کو روپیہ دے کر شہر روانہ کرو وہ اچھی طرح دیکھ بھال کر کہ شہر کا کون سا کھانا پاکیزہ ہے تمہارے لئے لے آئے گا، اس کو چاہیئے کہ وہ محتاط رہے تا کہ تمہارے متعلق کسی کو خبر نہ ہو۔

آیت ۲۰:۔

افھم ان یظھروا علیکم یر جمو کم او بعید و کم فی ملتھم ولن تفلحوا ازا ابدا ۔

ترجمہ :۔

اگر انہیں تمہاری خبر مل جائے تو تمہیں سنگسار کر ڈالیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لوٹا لیں گے اور پھر تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔

آیت ۲۱: ۔وکذا لک اعثرنا علیھم لیعلموا اَن وعد اللہ حق وان الساعۃ لا ریب فیھا ۔ اذیتنا زعون بینھم اُمر ھم فقالو ا ابنوا علیم بنیانا ۔ ربھم اعلم بھم قال الذین غلبوا اعلی امر ھم لنتخذن علیھم مسجدا o

ترجمہ:۔

ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اس وقت کا خیال کرو جب کہ لوگ ان کے معاملے مین آپس میں بحث کر رہے تھے بعض نے کہا ان کے غار پر ایک عمارت بنالو۔ کیون کہ ان کا رب ہی انہیں خوب

جانتا ہے۔ جو اس بحث میں جو غالب آ گئے تھے انہوں نے کہا کہ ان پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے۔

آیت ۲۲:۔

سیقولون ثلٰثة رابعهم كلبهم ويقولون خمسة سادسهم كلبهم رجما با لغيب ويقو لون سبعة وثا منهم كلبهم ، قل ربى اعلى بعد تهم مايعلمهم الا قليل فاتمار فيهم الا مِرآء ظاهرا ولا لستفت فيهم منهم احدا۔

ترجمہ:۔

وہ کہیں گے اصحاب کہف تین تھے۔ اور چوتھا ان کا کتا تھا کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتّا تھا۔ غیب کی باتوں میں اٹکل پچو کہتے ہیں کچھ کہیں گے وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتّا تھا۔ آپ (محمدؐ) کہہ دیجئے میرا رب ان کی تعداد کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور لوگ اس کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔ اس بارے میں ان سے سرسری گفتگو کیجئے اور بس اور کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کرنا۔

آیت ۲۳:۔

ولا تقولن لشا ئى انى فاعل ذالك غدا۔

ترجمہ:۔ کوئی بھی کام ہو مگر کبھی ایسا نہ کہو "میں کل اسے ضرور کر کے رہوں گا

آیت نمبر ۲۴: إلّا ان يشأ الله فاذكر ربك اذانسيت وقل عسىٰ ان يهدين ربى لَا قرب من هذا رشدا۔

ترجمہ:۔

مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا اور جب بھی بھولے اپنے رب کو یاد کر لینا اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ کوئی اور بہتر بات بتلائیے۔

آیت ۲۵:۔

ولبسوا فی کھفھم ثلث مائة سنین وا زدا دو اقسعا ہ

ترجمہ:

اور وہ غار میں تین سو برس تک رہے لوگوں نے اس پر نو برس اور بڑھا دیئے

آیت نمبر ۲۶:۔

قل اللہ اعلم بما لبثو الہ غیب السموات والارض ابصربہ واسمع مالھم من دونہ من ولی ولا یشرك فی حکمہ احدا۔

ترجمہ:۔

کہہ دیجئے اللہ ہی کو ان کے قیام کی مدت کا علم ہے آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اسی کے علم میں ہے۔ وہ کیا ہی اچھا دیکھنے اور سننے والا ہے۔ اللہ کے سوائے کوئی ان کا مددگار نہیں اللہ تعالیٰ اپنے حکم مین کسی کو شریک نہیں کرتا۔

2.4 :اس واقعہ کو قرآن میں ذکر کرنے کا مقصد:۔

اصحابِ کہف کا واقعہ قرآن میں ذکر کیا گیا۔ یہ صرف قصہ گوئی نہیں تھی بلکہ اسکے ذکر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایمان والے ایمان پر ثابت رہیں

اللہ ان کی نصرت ضرور کرتا ہے ۔اس ضمن مین قرآن میں اس واقعہ کا ذکر کیا گیا۔

چند نوجوانوں جو ایمان لا چکے تھے حکومت کی بربریت کا شکار ہونے والے تھے حکمران نے انہیں (الثیقیم) دھمکی دی تھی کہ فلاں مدّت تک دین سے ہٹ جائیں ورنہ انجام برا ہوگا مگر انہوں نے حکمران کے روبرو صاف صاف کہدیا کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہی ہے۔اور ہم اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کریں گے۔

اللہ نے ان کے عزم کو جان لیا اور انہیں ایک غار کی طرف رہنمائی کی جب یہ نوجوان غار پہنچے تو دعا کی اور اللہ سے نصرت مانگی ''اے ہمارے رب تو ہمیں رحمت سے نواز دے اور ہمارے معاملے کو درست کردے۔ پناہ حاصل کی اور اللہ کو نہ بھولے برابر عبادت ہوتی رہی دعا کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے ان کے کان تھپک کر سلا دیا۔

اس کہانی کو ذکر کر کے اللہ رب العزت نے بتا دیا کہ مادیت اور ایمان کا تصادم ہوتا رہے گا مادیت کے تمام وسائل حاصل رہیں گے لیکن ایمان کے پاک وسائل ذرائع نہ ہوں گے لیکن اللہ کی قوت ہوگی اس کی نصرت پہنچے گی اور یہ قوت سب کو ہرادے گی مٹھی بھر مومن نوجوانوں کو حکومت کی طاقت کچھ کر نہ سکی۔ یہی بتانے کے لیے کہف کا واقعہ کو قرآن میں ذکر کیا گیا۔

۲۔ بعث بعد الموت :

تمام انبیاء نے ساری دنیا کو ایک ہی پیغام سنایا یا وہ پیغام توحید رسالت اور آخرت پر مشتمل تھا۔ اللہ ایک ہے اور اسکا پیغام لانے والے اللہ کے رسول

ہیں اور دنیوی زندگی ایک نہ ایک دن ختم ہو جائیگی اللہ دوبارہ ہم سب کو زندگی دے گا پھر ہم زندہ ہو جائیں گے ایک جگہ جمع ہوں گیاپنے اعمال کا حساب و کتاب ہمیں دینا پڑیگا۔اعمال اچھے ہونگے تو جنت برے ہونگے تو دوزخ۔اس کو ہی آخرت کہا جاتا ہے یا بعث بعدالموت یعنی مرنے کے بعد اُٹھایا جانا۔

لیکن دنیاوالے اس کو تسلیم نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ زندگی مستقل ہے ،موت کبھی نہیں آئیگی۔اس کا انکار کرتے ہیں جیسے فرعون نے کیا قارون نے کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں بھی اسی طرح ہوالوگوں نے آخرت کی تکذیب کی مذاق اڑایا اس کو ثابت کرنے کے لئے اور رب العزت نے نوجوانوں کی جماعت کو سلا دیا اور تین سونو سال تک وہ سوتے رہے پھر انہیں جگایا ان کو اس کا علم ہی نہ تھا کہ وہ کتنے سال تک سوتے رہے۔

اس لئے ہم کو یہ دعا سکھائی گئی اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا رتی ہوں اور تیرے نام کے ساتھ دوبارہ جیوں گا رگی اصحابِ کہف کی نیند ایک موت تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر سے زندگی دی۔

2.6 خلاصہ۔

رومتہ الکبریٰ کا حاکم وقیانوس توحید کے بالکل خلاف تھا وہ شرک و بت پرستی پر اعتماد رکھتا تھا اس لئے موحدین کو تکلیف دیتا تھا۔جلا وطن کرتا تھا سنگساری کرتا تھا حتیٰ کہ زندہ جلا دیتا تھا۔پوری رعایا سہمی ہوئی تھی کسی کو مجال کہ اس کے خلاف کوئی بات کرے۔

مگر اس گندے ماحول میں نوجوانوں کا ایک گروہ ایک جماعت اس کے لئے تیار ہوئی جب وقیانوس کو اس کی خبر ملی تو ان کو طلب کیا اور وارننگ دی کہ

اتنی مدّت میں تم دینِ عیسیٰؑ کو ترک کر دینا ورنہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا اور انہیں سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مگر وہ نوجوان اس کے روبرو سے اٹھتے ہوئے صاف کر دیا کہ ان کا رب رب السموات والارض ہے وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کریں گے۔

لیکن حکومت نے ان کو نہ چھوڑا سزا دینے کے لئے انہیں تلاش کرنے لگی مگر وہ ایک غار میں پناہ لے چکے تھے اور اللہ رب العزت نے انہیں سلا دیا ایک ایسی نیند دی کہ وہ تین سو سال تک سوتے رہے۔

پھر وہ اپنی نیند سے جاگے کسی کو کھانا خریدنے پر روانہ کیا بعد میں پتہ چلا کہ وہ ایک دن یا اس سے بھی کم مدّت کے لئے نہیں سو رہے تھے بلکہ وہ کئی صدی تک سوتے رہے۔ وہ شخص جو سکّہ اپنے ساتھ لے گیا اس سکّہ کو دیکھ کر حاکم نے پتہ لگایا اور سب غار تک پہنچ گئے پھر غار کی زیارت شروع ہوئی اللہ تعالیٰ نے ایک مدّت تک ان کو زندہ رکھا پھر وہ وفات پا گئے۔

2.7 نمونۂ امتحانی سوالات:۔

(۱) اصحابِ الکہف والرقیم کون تھے؟

جواب 2.2 میں دیکھئے

(۲) اصحابِ الکہف کا واقعہ تفصیل سے لکھئے

جواب 2.3 میں دیکھئے

(۳) کہف والوں کی کہانی کا ذکر قرآن میں کیوں کیا گیا؟

جواب 2.4 دیکھئے

(۴) غاروالوں کی نینداور بیداری بعث بعدالموت سے کیوں تعبیر کیا گیا؟

جواب 2.5 میں دیکھئے

(۵) غاروالوں کا قصہ مختصر لکھو

جواب 2.6 میں دیکھئے

2.8 فرہنگ:۔

الفاظ	معنی
ام حسبت	کیا تم نے سمجھا؟
اصحابِ الکہف	غاروالے
الرقیم	کتبہ
آیات	نشانیاں
اوی	پناہ لینا
الفتیة	چند جوان
اٰتنا	ہمیں دے
ھیئی	انجام دینا/مہیا کرنا
ضربنا علی اٰذانھم	ہم نے ان کے کانوں پر تھپکا
سنین	سالہا سال
بعث	بھیجا/روانہ کیا
حزب	جماعت
احصیٰ	شمار کرنا
لبثوا	وہ ٹھہرے

نقس	ہم نے قصہ سنایا
نبأهم	ان کی خبر
زدنا	ہم نے زیادہ کیا
هدىً	ہدایت
ربطنا	ہم نے باندھا/مضبوط کیا ہم نے
قلب	دل /قلوب
شططا	بے کار
اختری	گھڑا
اعتزلتم	تم الگ ہوئے
مر فقا	آسان
تزاور	مائل ہوتا ہے
يمن	دایاں
شمال	بایاں
فجوة	گوشہ/صحن
القاظا	جاگتے
رقود	سورہے ہیں
كلبهم	ان کا کتا
باسط	پھیلایا ہوا
فرارا	دوڑنا
ورق	روپیہ/کاغذ

المدينة	شہر
ازکی	پاک
طعام	کھانا
لیتلطف	چاہیے کہ چپکے سے آئے
یرجموکم	وہ تمہیں پتھر ماریں گے/سنگ رکریں گے
بعید عکم	تمہیں لوٹائیں گے
اعشرنا	ہم نے ظاھر کیا
بنیانا	عمارت
ثلٰثة	تین
رابع	چوتھا
حمسة	پانچ
سادس	چھٹا
سبعة	سات
ثامن	آٹھوں
عوة	گنتی
لا تمار	بحث نہ کرو
لا تستفت	فتوی نہ طلب کرو/مت پوچھو

2.9 سفارتی کتب:۔

ترجمان القرآن	مولانا ابوالکلام آزاد
تدبر قرآن	مولانا امین احسن اصلاحی
تفسیر حقانی	مولانا عبدالحق

M.A Udru

Unit -3

اکائی ۳

ساخت

سورۃ الکہف

3.0 تمہید

3.1 قرآن مجید کی خاصیت

3.2 حق گوئی

3.3 مومنوں کا اجر

4,4 خلاصہ

3.4.1 آیات کا ترجمہ

3.5 نمونۂ امتحانی سوالات

3.6 فرہنگ

3.7 سفارشی کتب

3.0 تمہید۔

پہلی اکائی میں جو اغراض و مقاصد بیان کئے گئے وہی اس کے بھی ہیں }
۔یاد ہوگا کہ اس سورہ کی ابتدا مین قرآن مجید کی صفات بتائے ہیں، کہا گیا کہ اس میں کسی قسم کی کجی اور تیڑھ پن نہین ہے۔عربی شریں زبان اور یہ اپنی مثال آپ ہے۔اللہ نے اس کتاب میں چیلنج کیا ہے کہ کوئی اس قسم کی تحریر کرے کلام

پیش کرے ادب نمونہ بتائے ۔لیکن کسی نے بھی اس کا جواب نہیں دیا۔اس اکائی میں اصحابِ کہف کے ذکر کے بعد پھراس کا ذکر ہوتا ہے۔

3.1 قرآن مجید کی خاصیت:۔

پہلی اکائی میں بھی اسی عنوان کے تحت کچھ لکھا گیا پھراس اکائی میں بھی اس عنوان کے تحت لکھا جارہا ہے لیکن اس میں دوسری خصوصیت بیان کی گئی ہے اللہ نمونہ امتحانی سوالات تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ آپ پر وحی ہوتی ہے اس کی تلاوت کی جائے کیوں کہ اللہ کی کتاب میں اللہ ہی کے کلمات ہیں اوراس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہے اور نہ ہوگی ۔اس کے سوا آپ کو کہیں بھی پناہ نہ ملے گی یعنی تلاوت کلام پاک سننا اور سنانا پڑھنا اور پڑھانا اس آیت میں خاص طور پر بتایا گیا کہ ان کلمات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہے۔

پہلی اکائی میں یہ بتایا گیا تھا کہ اھل مکہ ایمان نہ لانے کی وجہ سے افسوس کرتے کرتے آپ اپنے آپ کو ہلاک نہ کرلیں ۔اس اکائی میں کہا گیا کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ ہی رہیں جو صبح شام اپنے رب کی رضا جوئی میں اس کو پکارتے ہیں ۔دنیوی زینت یا باوثوق اور بارسوخ لوگوں سے میل ملاپ بڑھا نے کے لئے تا کہ وہ اسلام قبول کریں ان اللہ والوں سے دور نہ ہوجائیں ۔اور نہ ایسے لوگوں کو دھیان دو جو حق سے غافل ہیں اوران کے دل ذکر واذ کار نہ کرتے ہوں اس اکائی میں جو ہلکان ہونے والی بات آنحضور ﷺ کو سنائی گئی تھی ویسی بات دوسرے پیرائے میں سُنائی جارہی، کہ بڑوں کی خاطر اپنوں کو نہ چھوڑدیں۔

3.2 حق گوئی:۔

چاہے کوئی ایمان لائے یا نہ لائے مگر آپ حق گوئی کو ترک نہ کریں

حق کو چھوڑنے والا نہ سننے والا ظالم ہے اور ظالموں کے لئے اللہ نے آگ بنائی ہے اس آگ کی قناتیں ان کو اپنے گھیرے میں لے لیں گی وہ پیاس سے تڑپ جائیں گے سفارشی کتب لیکن ااس کا کوئی انتظام نہ ہوگا چاہے نتیجہ کچھ بھی نکلے ایک مومن کو حق گوئی سے منہ نہ موڑ لینا چاہیئے۔

3.3 مومنوں کا اجر:۔

اس اکائی میں ان مومنوں کے لئے اجر کا ذکر ہے جو عملِ صالح کے پابند ہیں ایسے مومن جو عمل کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن جنّت تیار ہے جہاں نہریں بہیں گی بھاری اور قیمتی لباس پہنیں گے جو سندس اور استبرق کے ہوں گے تختوں پر ٹیک لگائے ہوئے وہ مشاہدہ کریں گے۔ کتنا اچھا صلہ ہے اور اتنی اچھی جگہ ہے۔

3.4 خلاصہ:۔

ان پانچ آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جو وحی آپؐ پر نازل ہوتی ہے اس کو آپ ضرور سب کو سنائیں کیوں کہ یہ وحی اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے۔ اور اللہ کے کلمات میں کسی قسم کی تبدیلی نہین ہوگی اس کے احکام اٹل ہیں۔

پھر حضور ﷺ کو کہا جاتا ہے کہ اللہ والوں کے ساتھ ہر ایسے اصحاب کو دوست بنالو جو اللہ کے ذکر مین مشغول رہے ہیں جو اللہ کے ذکر سے دور ہیں ان کے پیچھے نہ جانا اور ان کی پرواہ نہ کرنا پھر آپ سے صاف صاف کہدیا گیا کہ چاہے کوئی ایمان لائے یا نہ لائے آپ کو اسکی پرواہ نہ کرنی چاہیئے اور آپ کی حق گوئی اور اظہارِ حق میں کسی قسم کا فرق نہ آنا چاہیئے۔ اللہ ظالموں کے لئے دوزخ تیار کرر کھا ہے جو ان کو جلا دے گی اور جو ایمان لانے کے بعد عملِ صالح بھی کرتے

ہیں۔ان کے لئے جنت ہے نہروں والی پھر قیمتی لباس پہنائے جائیں گے۔

آیات کا ترجمہ:۔

آیت نمبر۲۷:۔ واتل اوحی الیک من کتاب ربک لا مبدل لکلماته ولن تجد من دونه ملتحد ا o

ترجمہ:۔

آپ کے رب کی جو کتاب آپ پر وحی کی جارہی اس کی تلاوت کرو خدا کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا۔اوراس کے سواتم کوئی پناہ پانہیں سکتے۔

آیت نمبر۲۸:۔

واصبر نفسک مع الدین ید عون بالغدا وه وا لعشی یریدون وجهه ۔ولا تعد عینا ك عنهم، ترید زینته الحیواة الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکر نا واتبع هواه وکان امره فرطا ۔o

ترجمہ:۔

اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ رکھو جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں (دعا کرتے ہیں) اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔اپ کی نگاہیں دنیوی زینت کے خاطر ان سے ہٹنے نہ پائیں ۔ایسے شخص کی اطاعت نہ کرنا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

آیت نمبر۲۹:۔

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن
شاء فلیکفر انا اعتد نا للظا لمین نارا احاط بھم سرا د
قھا و ان یستغیثوا یغا ثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ۔
بئس الشراب و ساء ت مر تفقا o

ترجمہ:

کہد بیجئے یہ حق (قرآن) تمہارے رب کی جانب سے ہے جو چاہے
اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کرے ظالموں کے لئے ہم نے ایسی
آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی اگر وہ پانی طلب کرین
گے تو انہیں ایسا پانی دیا جائیگا جو پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہوگا اور وہ چہرے کو
جھلس دے گا کیا یہی برا شربت ہے اور کیا ہی برا ٹھکانہ۔

آیت نمبر۳۰:۔

ان الذین آمنو وعملو الصالحات انا لا
نضیع اجر من احسن عملاo

ترجمہ:۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ہم نکوکار کے اجر کو ضایع
نہیں کریں گے

آیت نمبر۳۱:۔

اولاء ك لھم جنٰت عدن تجری من تحتھم الا
نھا ر یحلون فیھا من اسا ور من ذھب و یلبسو ن ثیا با
خضرا من سند س وا ستبرق متکئین فیھا علی الآ

رایک نعم الثو اب و حسنت مر تفقا o

ترجمہ:۔

انہیں کے لئے ہمیشہ کی جنّت ہو گی جن کے نیچے بڑی نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز مہین اور دبیز ریشم کے لباس پہنیں گے۔ وہاں تختوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہو گے۔ کیا ہی بہترین ثواب ہے اور کیا ہی اچھا ٹھکانہ ہے۔

3.5

سوال: (ا) اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو کس بات کی نصیحت کی؟

جواب 3.1 اور 3.2 میں دیکھئے

سوال (۲) مومنوں کو قیامت کے دن کس قسم کا اجر دیا جائے گا؟

جواب 3.3 میں دیکھئے

3.6 فرہنگ۔

الفاظ کے معنی

اُتل	تلاوت کرو/ پڑھو
مااوحی الیک	جو آپ کی طرف وحی کی جائے
را مبدل	کوئی تبدیلی نہیں
ملتحد	سہارا
فرطا	اخراط /زیادتی
سرادق	قناتیں
یستغیث	مدد کی جائے گی

المھل	پگھلا ہوا تانبا
اساور	کنگن

3.6 دوباغ والے (صاحب الجنتین)

(۱) تفسیر حقانی

(۲) تفہیم القرآن

(۳) تدبرِ قرآن

(۴) ترجمان القرآن

M.A, Urdu

Arabic Language

Unit - 4

اکائی چار

ساخت

4.0 اغراض ومقاصد
4.1 تمہید
4.2 دوباغوں والے
4.3 اس واقعہ سے عبرت
4.3.1 دنیوی زندگی کی مثال
4.4 قیامت کا ذکر
4.5 سجود ملائکہ
4.6 رسولوں کی بعثت کا مقصد
4.7 تاریخ کی شہادت
4.7.1 آیات کا ترجمہ
4.8 نمونۂ امتحانی سوالات
4.9 فرہنگ
4.10 سفارشی کتب

4.0 اغراض ومقاصد:۔

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کا ذکر کر کے ان کی ذہنیت کا موازنہ کراتا ہے بھلا شخص دنیا کی خوش حالی کو ہی اپنا سب کچھ سمجھتا ہے دوسرا اس خوش حالی کو ایک عارضی چیز سمجھتا ہے اور پہلے کو نصیحت کرتا ہے قرآنِ مجید یہ بھی سمجھانا چاہتا ہے کہ یہ دنیا یہاں کی دولت خاندان اور اولاد سب دنیا کی زینت ہے اعمالِ صالح ہی آئندہ ہمارے کام آئیں گے۔ اس لئے قیامت کی تیاری ہی انسان کا اصل مقصد ہونا چاہیئے۔ اللہ کو اپنا معبود سمجھنا اسی کو خالق و مالک جاننا اس کی وحدانیت اور قوت پر ایمان رکھنا آخرت میں کامیابی کا باعث بنے گا ورنہ اس ابلیس کو جس نے سجدے سے انکار کیا اس کی اور اس کی ذریت کو اپنا رہنما تسلیم کرنے سے آخرت میں انسان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

اس اکائی کے مقاصد میں یہ بھی ایک مقصد ہے کہ لوگوں کو بتا دیا جائے کہ کوئی بھی رسول عذابِ الٰہی کا سبب نہیں بنتا وہ تو صرف انذار و تبشیر کے لئے روانہ کئے گئے ہیں عوام اپنی سرکشی کے باعث عذاب کے موجب بنتے ہیں ۔اور غضبِ الٰہی جوش میں آ کر مختلف قسم کے عذاب بھیجتا ہے چاہے قریوں کو ہی تباہ و برباد کرنا پڑے۔

4.1 تمہید:۔

یاد ہوگا کہ اس سورۃ کی ابتداء میں بتایا گیا تھا کہ قرآن مجید ایک محکم کتاب ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں پھر حضورِ اکرم ﷺ کو بتایا گیا کہ لوگوں کے نہ ایمان لانے پر آپ اپنے آپ کا ہلکان نہ کریں۔ یہ ان کی عادت ہی ہے ۔پھر تیسری اکائی میں بھی کہا گیا کہ آپ حق گوئی سے کام لیں دنیا پرست دنیا کی

فلاح و بہبودی کے ہی قائل رہیں گے اور آخرت کی انہیں فکر نہ ہوگی

اس اکائی میں دو باغ والوں کا واقعہ مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس میں ایک نے اللہ کی قدرت کو ہی اصل مانا دوسرا مادیت کے بھروسہ پر اتراراہا تھا ۔ دوسری مثال ابلیس کی دی گئی جو کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا اور آدمؑ کے روبرو سجدہ کرنے سے انکار کردیا ۔

میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

اس نے بات جاری رکھتے ہوئے باغ والے کو نصیحت کی تم نے جو کچھ کہا اس کے بدلے اگر یہ کہتے، ماشاء الله لاقوة الا بالله

ماشااللہ اسکی قدرت کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرسکتا تو یہ بات ٹھیک ہوتی ۔ اور اللہ بھی تم سے خوش ہوتا اس دوست نے نصیحت جاری رکھتے ہوئے باغ والے سے کہا۔ اگر تم مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر پا رہے ہو تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تمہارے باغ سے اچھا باغ عطا کرتا اور تمہارے باغ پر کوئی آفت آتی اور یہ باغ صاف اور چٹیل میدان بن جاتا اگر اس باغ میں پانی جم جائے اور باہر نہ نکل پائے تو اس کو کس طرح نکالتے یا پانی زمین میں نیچے اتر جائے تو تم یا کوئی دوسرا کیا کرسکتے ہو۔ (کیا کرسکتا ہے)

قرآن نے کہا وکان لہ ثمر یعنی کٹاو کے دن آنے والے تھے وہ دن آ گیا اور کوئی وٓفت آئی اور باغ کو اس کے پھلوں کو پھولوں کو رونق کو تباہ و تاراج کردیا۔ انگور کو کیا اس کی بیلیں اور جھاڑیاں زمین کو آگییں ۔ اب مغرور کی آنکھیں کھلیں ۔ اس کو معلوم ہوا کہ باغ کی تباہی جسے وہ ناممکن سمجھا (سمجھتا) تھا

پلک جھپکتے غارت ہو کے رہ گیا۔ تباہ شدہ باغ پر وہ ہاتھ مل رہا تھا اور کہنے لگا۔

''کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا'' اس وقت اسے یقین ہو گیا کہ کارسازی اور قدرت خدائے برتر ہی کے لئے ہے۔ اسباب پر تکیہ کرنا اور ذرائع کو ہی طاقت اور قدرت تسلیم کرنا بھی ایک قسم کا شرک ہے اس نے کہا۔

4.2

یہ قصہ آیت نمبر ۳۲ سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو دو باغ دئے۔ ان میں انگور تھے کھجور کے درختوں کی باڑھ تھی۔ درمیان میں کاشت کے لئے زمین تھی زہے قسمت اس کے درمیان نہر بھی جاری ہو گئی

دوسرے شخص کو اس قسم کی نعمت حاصل نہ تھی لیکن وہ ایماندار تھا دل خدا کی معرفت سے بھرا ہوا تھا توکل اور یقین پر اس کی زندگی گزر رہی تھی وسائل اور اسباب پر اس کا ایمان نہیں تھا۔

باغ والے نے ان سب کا بھرپور فائدہ اُٹھایا ہر اعتبار سے خوش نصیب تھا اس کے پاس آرام اور راحت کے تمام اسباب موجود تھے۔ اس کا دوست اسے نصیحت کیا (اس کے دوست نے اسے نصیحت کی) کہ اللہ کا شکر ادا کرے کیوں کہ اس نے باغ جیسی دولت دی تھی اب باغ والا بحث کرنے لگا اور اپنے دوست سے پوچھا کہ بتاؤ تمہارا حال اچھا ہے یا میرا۔ میرے پاس تم سے زیادہ مال ہے میری جمعیت تمہاری جمعیت سے بڑی ہے اور قوی ہے وہ تو فخر بھرے انداز میں کہنے لگا میں کبھی گمان نہیں کر سکتا کہ یہ باغ تباہ ہو جائے گا اگر قیامت بھی آ جائے تو میں وہاں بھی اسی طرح آرام کی زندگی بسر کروں گا یہ کامیابی ابدی اور لازوال

ہے۔

اس کا دوست جو صاحب بصیرت تھا جانتا تھا کہ اللہ بہت بڑی طاقت ہے وہ قدرت والا ہے جب چاہے وہ کائنات میں تصرف کر سکتا ہے، وہی اسباب کا خالق ہے۔ دوست نے باغ والے سے کہا ’کیا اس ہستی کا انکار کرتے ہو جو تمہیں پہلے مٹی سے اور پھر نطفہ سے پیدا کیا اور آدمی کو بنا کر نمودار کیا

”یا لیْتَنی لَم اُشْرِكْ بِرَبِّی احْدَا “

اے کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا“ جب عذاب آیا تو نہ وہ جمعیت اس کے کام آئی جس پر اسے ناز تھا اور نہ ہی اپنے ہی اندر اتنی طاقت تھی کہ اسے درست کرتا یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ عذاب دنیا کی ہو یا آخرت کی اس کا اصل مقصد نیکوں کی حمایت اور ان کی مدد ہے۔ اور ان کے ساتھ منصفانہ اور عادلانہ سلوک ہے بُروں کو عذاب دنیا اصل مقصد نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہے۔

4.3 اس واقعہ سے عبرت:۔

ہر انسان اپنی جگہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی ہے اپنی محنت اور کاوش کی وجہ سے ہے وہ یہ سوچتا ہے کہ جو کچھ ہے وہ سب اس کی اپنی کمائی ہے محنت کا پھل طاقت اور قربانی کا ثمرہ ہے اس کی اپنی پلاننگ ہے پروگرام ہے۔ پھر اس پر کبر اور گھمنڈ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ دوسری بات ایک چیز بن گئی اور مضبوط ہوگئی اور چل پڑی سب اس سے استفادہ کر رہے ہیں تو اس کو تباہی کیسی (کیسے) آئے گی۔

اس کی اپنی طاقت نے اسے وجود بخشا پھر اس کا وجود اپنی جگہ محکم ہے تو

تباہی کیسی ؟ یہ دونوں باتیں انسان میں مادیت کو بڑھا وا دیتی ہیں اور ایمان اور عقیدے کو اس کے پاس کوئی مقام نہیں رہتا۔ اسی طرح یہ باغ والا (سی طرح اس باغ والے نے) اپنی قدرت پھر اسباب۔ وذرائع کی بل بوتے پر فخر کیا تو اللہ رب العزت نے آناً فاناً سب کچھ بتاہ کر دیا اور دکھلا یا کہ اللہ کی طاقت ہی اصل ہے اس واقعہ سے یہ عبرت ملتی ہے کہ ملکیت اور اسباب پر شکر کرنا چاہیئے۔

4.3.1 دنیوی زندگی کی مثال:۔

اس دنیا کی تمثیل پیش کی گئی جس کی محبت میں انسان اندھا ہو جاتا ہے یہ قرآن وحدیث کی باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

یہ دنیا کی زندگی جس پر انسان اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس پر کبھی خزاں نہیں آئے گی تو اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کی یہ زندگی چندروزہ ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ بارش زمین کو سرسبز وشاداب بناتی ہے پودے لہلاتے ہیں سبزیاں خوش نما دکھتی ہے (دکھائی دیتی ہیں) پھل اور پھولوں میں نکہت آجاتی ہے لیکن وہ وقت دور نہیں جب اس پر خاک اُڑے پتیاں نایاب ہو جائیں صرف سوکھی کاڑیاں نظر آئے (آئیں) سایہ کے بدلہ انسان کو تمازت ملے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے جو بہار دکھاتا ہے وہ خزاں بھی دکھا سکتا ہے۔ یہی دنیا اور دنیوی زندگی کی مثال ہے۔

پھر مال واولاد جن کی محبت انسان کو اندھا بنا دیتی ہے یہ اس دنیا کی زینت ہے اور باقی رہنے والے انسان کے نیک اعمال ہیں۔ ان میں سے کسی چیز کی (کو) بھی بقا اور پائداری نہیں ہے۔

4.4 قیامت کا ذکر:۔

زمین سنواری گئی ہے خوبصورت باغ خوشنما عمارتیں پر رونق شہراور تمام چیزیں تو ایک دن ختم ہونے والی ہیں۔ دوسری چیزوں کا کیا ذکر ہے یہ پہاڑ جو مضبوطی سے اپنی جگہ جمے ہیں اکھاڑ دیئے جائیں گے اس کی ہر رونق اس سے چھین لی جائیگیء،

وہ دن قیامت کا دن ہوگا سب کو اللہ کے روبرو پیش کیا جائیگا اس دن سب کی پیشی اللہ کے حضور ہوگی یہ غلاموں کی طرح اپنے رب کے آگے صف باندھے کھڑے ہونگے جس طرح دنیا کو (سے) خالی گئے تھے اسی طرح آج خالی ہاتھ ہمارے پاس آئے ہیں۔ دفتر لوگوں کے روبرو لایا جائے گا اس میں مجرموں کے کرتوت درج ہوں گے اور سب کا کچا چٹھا سامنے آجائے گا۔ وہ پکار اُٹھیں گے ہائے ری شامت اس دفتر میں تو ہر چھوٹے اور بڑے عمل کا ذکر ہے درج کرنے والوں نے کسی بھی عمل کو نہ چھوڑا اللہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور ہر ایک کو وہی ملے گا جو اس نے کیا۔

4.5 سجودِ ملائکہ

اس میں بتایا گیا ہے کہ آدم و ابلیس کے ساتھ کیا ہوا حضرت آدمؑ کی تخلیق کے بعد اللہ رب العزت نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدمؑ کے روبرو سجدہ کریں۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے اللہ کے حکم کو نہ مانا۔ کفار سے کہا جا رہا ہے کہ تم نے اسی ابلیس اور اس کی ذریت کو اپنا معبود بنایا جس نے قیامت تک کے لئے آدم سے دشمنی کرنے کا دعویٰ کیا ہے اللہ نے اس ابلیس کو اور نہ اس کی ذریت کو آسمان و زمین کی تخلیق پر بلایا اور جب وہ پیدا کیے گئے اس وقت بھی موجود نہ تھے۔

4.5.1 ابلیس:۔

ابلیس جنات سے تھا۔ یہ کوئی مستقل اور غیر فانی مخلوق نہیں یہ اس جن کا لقب ہے جس نے حضرت آدم کو دھوکا دیا۔ اس کی ذریت اب تک اپنے اباء واجداد کی مشن کو پوری کر رہی ہے۔ یہی وہ ابلیس تھا جس نے سجدہ سے انکار کیا گو یہ جن سے تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اعزازاً فرشتوں میں شامل رکھا۔ اس لئے جب سجدہ کا حکم ہوا تو اس پر بھی سجدہ ضروری تھا۔ لیکن اس نے حسد اور تکبر کی بنا پر سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ حسد اور تکبر ایک ایسا گناہ ہے جو دنیائے انسانیت میں پہلے پہل صادر ہوا اور اور اس کو ارتکاب کرنے والا شیطان تھا۔ اللہ کی نافرمانی بھی سب سے پہلے اسی ابلیس نے کی اور یہ نافرمانی انا اور حسد کی وجہ سے ہوئی تھی ابلیس ہی ہے جس نے آدم وحوا کو بہکایا۔ اس نے حسد کیا اللہ کی نافرمانی کی انسان کو بہکایا۔ یہ تینوں گناہ اسی سے سرزد ہوئے۔ اور آج تک اس کا ورغلانہ جاری ہے۔

4.6 رسولوں کی بعثت کا مقصد:۔

یہ پہلی کی آیت کا ترجمہ ہے۔ یعنی جب ابلیس ورغلائے اور انسانوں میں گناہ عام ہو جائے اللہ کی نافرمانی ہر جگہ ہوتی رہے تو اللہ مخلوق کی اس نافرمانی اور ناعاقبت اندیشی کے مدنظر رسول اور انبیاء کو روانہ کرتا ہے تا کہ وہ لوگوں کو حق و باطل کے درمیان جو فرق ہے اس کو بتلا دے (دیں) اور انہیں سمجھا دے (ئیں) کہ اللہ کی اطاعت ہو ابلیس اور شیطان سے پناہ مانگی جائے۔ ایمان والوں کو جنت کا اعلان کیا جائے۔ دوزخ اور جہنم نافرمانوں کے لئے تیار ہے۔

لیکن ان بدقسمتوں کا کیا کیا جائے جو اللہ کی آیات دیکھ کر سن کر سمجھ کر بھی ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ ان کو ٹھکراتے ہیں بعثت رسول کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آیتوں کے ذریعہ لوگوں کو سمجھائے خود عمل کر کے ان کو بتائے اگر ان سب سہولتوں سے فائدہ نہ اٹھائیں اور انہیں سدھار نہ کریں (سکیں) اللہ ضرور بضرور ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور ہدایت ان کی طرف پھٹکے گی نہیں ان کے دل ان کے کان ان کی آنکھیں ان کی سمجھ سب ماؤف ہو جائیں گی (گے)۔ گناہ اور نافرمانی کی تکرار کا یہ نتیجہ ہے۔

ایسی حالت میں رسولوں کو مایوس نہ ہونا چاہیئے کیوں کہ یہ ختم اور مہر اللہ کی جانب سے ہے اللہ غفور ہے رحیم ہے اس لئے ان پر عذاب بھیجنے میں مہلت دیتا ہے۔ ان کی پکڑ کے لئے ایک وقت ہے جب وقت آجائیگا وہ کہیں بھاگ نہ سکیں گے۔

4.7 تاریخ کی شہادت۔

اوپر جو بیان ہوا ہے کہ اللہ نے دنیا پیدا کی۔ زیب وزینت کے سامان فراہم کئے لیکن یہ سب فنا ہونے والی ہیں باقیات صالحات تو اعمال صالحہ ہیں جو انسان کو دنیا اور آخرت میں نجات دلائیں گی پھر یہ بتایا گیا کہ نافرمانی دنیوی معاملات میں گھرے رہنا یہ سب شیطان کا فساد ہے۔ ابلیس کی شرارت ہے جو اللہ کا نافرمان اول ہے انسان ان کے گھیرے میں آجاتا ہے تو اللہ نے رحمت وفضل کے دروازے کھول دئے اور انبیاء کرام اور رسولوں کو انسانی ہدایت کے لئے بھیجا (روانہ کیا) اس پر بھی انسان ہٹ دھرم رہا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دیا (دی) اب انبیاء کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ ایمان لائے کہ

نہیں۔ پھر جب ان کی کرتوت کی وجہ سے عذابِ الٰہی سے دو چار ہونا پڑے گا بستیاں لٹ جائیں گی برباد ہو جائیں گی اور تباہ ہو جائیں گی یہ تباہ شدہ قرے تاریخ کی شہادت میں اور نافرمانوں کی تباہی میں گواہی دیتی ہیں۔

4.7.1 آیات کا ترجمہ:۔

آیت نمبر ۳۲:۔

واضرب لهم مثلا رجلين جعلنا لا حد هما جنتين من اعناب وخففنا هما بنخل وجعلنا بينهما زرعا۔

ترجمہ:۔ انہیں ان دو شخصوں کی مثال بیان کر دیجئے جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دئے تھے اور ان (باغوں) کے گرد کھجور کے درخت لگائے تھے۔ اور ان کے درمیان کھیتی بھی لگائی۔

آیت نمبر ۳۳:۔

كلتا الجنتين اتت اكلها ولم تظلم منه شيأ وفجر نا خلا لهما نهرا۔

ترجمہ:۔ دونوں باغ خوب پھل لائے۔ ان میں ذرا کمی نہیں کی اور ان باغون کے درمیان ہم نے ایک نہر بہائی۔

آیت نمبر ۳۴:۔

وكان لهوثمر فقال الصاحبه وهو يحاوره انا اكثر منك مالا واعز نفرا۔

ترجمہ:۔

اس کے پاس پھل جمع ہو گئے۔ اس پر وہ اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوے کہا ''میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں۔ اور جمیعت کے اعتبار سے بھی زیادہ مضبوط ہوں۔

آیت:۔ ۳۵:۔

ودخل جنته وهو ظالم لنفسه ،قال ما اظن ان تبيد هذه ابدا۔

ترجمہ:۔ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہے، جب کہ وہ اپنے باغ میں داخل ہو کر کہنے لگا ''میں نہیں سمجھتا کہ ایسا شاداب باغ کبھی ویران ہوگا۔

آیت نمبر 36:۔

وما اظن السا عة قائمة ولئن رددت الى ربى لا جدن خير منها متقلبا۔

ترجمہ:۔

اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا گیا اس سے بھی بہتر جگہ پاؤں گا۔

آیت نمبر 37 :۔

قال له صاحبه وهو يحاوره اكفرت بالذى خلقك من تراب ثم من نطفة ثم سوّٰك رجلا

ترجمہ:۔

اس کے رفیق نے اس سے کہا کیا تو اس کا منکر ہو گیا جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے بنایا اور آدمی بنا کر نمودار کیا۔

آیت نمبر 38:۔

لکنا ھو الله ربی ولا اشرك بربی احدا o

ترجمہ:۔ لیکن میرا تو اللہ ہی رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کروگا۔

آیت نمبر 39:۔

ولو لا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء الله لا قوۃ الا بالله ان ترن انا اقل منک مالا وولدا۔

ترجمہ:۔

اور تو نے کس لئے اپنے باغ میں داخل ہوتے ہوئے یہ نہیں کہا جو اللہ نے چاہا وہی ہوا اس کی مدد کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا اگرچہ تو مجھے اپنے سے مال اور اولاد میں کم دیکھتا ہے۔

آیت نمبر 40:۔

فعسی ربی ان یو تین خیرا من جنتک ویر سل علیھا حسبانا من السماء فتصبح صعیدا زلقاo

ترجمہ:۔ کیا عجب ہے میرا رب تمہارے اس باغ سے بھی بہتر (ایک باغ مجھے دے دے اور تمہارے باغ پر آسمان سے کوئی جھونکا بھیجے جس سے یہ باغ چٹیل میدان ہو جائے۔

آیت 41:۔

او یصبح مادھا غورا فلن تستطیع له طلبا۔

ترجمہ:۔ یا اس نہر کا پانی سوکھ جائے اور تم اس کو کسی طرح نہ پاسکو۔

آیت نمبر 42

واحيط بثمره فاصبح يقلب كفيه على ما انفق فيها وهى خاوية على عرو شها و يقول يٰليتنى لم اشرك بر بى احدا ۔

ترجمہ:۔

اور اس کے پھولوں پر آفت آئی اس پر جو اخراجات ہوئے اس کا حساب کر کے ہاتھ ملنے لگا۔ اور یہ باغ کہ اجاڑ پڑا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ اے کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا:۔

آیت نمبر 43 :۔

ولم تكن له فئة ينصرو نه من دون الله و ما كان منتصرا ۔

ترجمہ:۔ اب اسکی کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابل اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود ہی انتقام لے سکا۔

آیت نمبر 44:۔

هنا لك الولا ية لله الحق ، هو خيرثوابا و خير عقبا

ترجمہ:۔ اس وقت سارا اختیار خدائے برحق ہی کا ہے وہ بہترین اجر دینے والا ہے اور اسی کے ہاتھ بہتر انجام ہے

آیت نمبر 45:۔

واضرب لهم مثل الحيٰوة الدنيا كماء

انزلناہ من السماء فا ختلط بہ نبات الارض فا صبح هشیما تذروہ الریاح وکان اللّٰه علٰی کل شئی مقتدرا۔

ترجمہ:۔

ان سے زندگی کی مثال بیان کرو کہ وہ ایسی ہے کہ جیسا کہ بارش کا پانی جسکو ہم نے اوپر سے برسایا اور زمین کی روئیدگی اس سے مل جل کر ابھر آئی پھر سب سوکھ کر چوراچورا رہ گیا۔ھوا کے جھونکے اسے اڑا کر منتشر کر رہے ہیں۔اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت نمبر 46:۔

المال والبنون زینۃ الحیٰوۃ الدنیاوالباقیات الصالحات خیر عندربک ثوابا و خیر املا۔

ترجمہ:۔ مال اور اولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے، البتہ باقی رہنے والی نیکیاں ہی آپ کے رب کے نزدیک باعتبار ثواب کے بہتر ہیں اور وہی ہیں جن کے نتائج سے بہتر امید رکھی جاسکتی ہے۔

آیت نمبر 47:۔

ویوم نسیر الجبال و تری الا رض بارزہ وحشر ناھم فلم تغا در منھم احدا۔

ترجمہ:۔

اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے تو زمین کو اس دن صاف میدان پائے گا اور اس دن ہم سب کو وہاں جمع کریں گے اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

آیت نمبر 48 :۔

وعرضوا علی ربک صفا لقد جئتمونا کما خلقناکم اول مرة بل زعمتم الن نجعل لکم موعدا ،

ترجمہ:۔

اوران کی صفیں تمہارے رب کے روبرو پیش کی جائیں گی تم ہمارے پاس اسی طرح آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم نے یہ بھی سمجھ لیا تھا کہ تمہارے لئے ہم اس کا کوئی وقت مقرر نہیں کریں گے

آیت نمبر 49 :۔

ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ ویقولون یا ویلتنا مالا ھذا الکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة الا احصٰھا ۔ ووجدواما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا ۔

ترجمہ:۔

اوراعمال کا رجسٹر سامنے رکھ دیا جائیگا جس کی وجہ سے مجرم خوفزدہ نظر آئیں گے۔ اور کہیں گے۔ ہائے رے شامت یہ کیسا رجسٹر ہے جو نہ کسی چھوٹی بات کو چھوڑا ہے اور نہ ہی بڑی بات کو۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب اس میں درج شدہ پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم وستم نہ کرے گا

آیت نمبر 50 :۔

واذقلنا للملٰئکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس وکان من الجن ففسق عن امرربه افتتخذونه و

ذریتہ اولیآء من دونی وھم لکم عدو بئس للظالمین بد لا ۔

ترجمہ:۔

اور جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو پس ابلیس کے علاوہ سبھوں نے سجدہ کیا۔ وہ جن سے تھا اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی ۔ پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی بُرا بدلہ ہے۔

آیت نمبر 51:۔

ما اشھد تھم خلق السموات والارض ولا خلق انفسھم وما کنت متخذ المضلین عضدا۔

ترجمہ:۔

جب میں نے آسمان وزمین بنائے ان کو اپنے ساتھ شریک نہیں کیا۔ اور نہ اس وقت وہ شریک تھے جب میں نے انہیں پیدا کیا میں ایسا نہ تھا کہ گم راہ کرنے والوں کو اپنا دست وبازو بناؤں۔

آیت نمبر 52:۔

ویوم یقول نا دوا شر کاء ی الذین زعمتم فد عوھم فلم یستجیبو الھم وجعلنا بینھم مو بقا ۔

ترجمہ:۔

اور (اللہ) مشرکوں سے کہے گا تم میرے ان شریکوں کو پکارو جن کا تمہیں گھمنڈ تھا سو وہ پکاریں گے لیکن وہ جواب نہ دے پائیں گے۔ ہم نے ان دونوں

کے درمیان آڑ کردی ہے۔

آیت نمبر 53:۔

ورا المجرمونالنارفظنوا انهم موا قعو ها
ولم يجدوا عنها مصرفا

ترجمہ:۔

اور گنہ گار آگ کو دیکھیں گے۔ اور سمجھیں گے کہ اس میں وہ ابھی گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

آیت نمبر 54:۔

ولقد صرفنا فی هزا القران للناس من كل
مثل وكان الا نسان اكثر شئى جد لا۔

ترجمہ:۔

اور ہم نے قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان کردیں۔ مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے۔

آیت نمبر 55:۔

وما منع الناس ان يو منوا اذ جاء هم الهدى
و يستغفروا ربهم الا ان يا تيهم سنة الا ولين او يا تيهم
العذاب قبلا۔

ترجمہ:۔ اور جب لوگوں کے سامنے ہدایت آگئی تو ایمان لانے اور مغفرت طلب کرنے سے انہیں کونسی بات روک سکتی ہے؟ مگر یہی کہ اگلی قوموں کا

سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ہمارا عذاب ان کے سامنے آموجود ہو۔

آیت نمبر 56:۔

وما نرسل المر سلین الا مبشرین و منذ رین و یجادل الذین کفروا بالبا طل لید حضوا به الحق وا تخذوا یاتی وما انذروا هزوا۔

ترجمہ:۔ ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرائیں۔ کافر تو باطل کا سہارا لیکر جھگڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس سے حق لڑکھڑا جائے۔ انہوں نے میری آیتوں کو اور ڈرائی جانے والی باتوں کو مذاق بنالیا ہے۔

آیت نمبر 57:۔

ومن اظلم ممن ذکر با یات ربه فاعرض عنها و نسی ماقد مت یداه۔ انا جعلنا علی قلو بهم اکنة ان یفقهوه وفی اٰذانهم وقرا وان تد عهم الی الهدی فلن یهتدوا اذا ابدا۔

ترجمہ:۔

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟ جس کو اللہ کی آیتوں سے سمجھایا جائے اور وہ منہ پھیر لے اور اپنے کئے کو بھول جائے ہم نے بھی ان کے دلوں پر پردے ڈال دئے ہیں۔ حق بات کو سمجھنے میں۔ اور ان کے کانوں میں ثقل کر دیا ہے۔ اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں گے تو بھی وہ ہرگز راہ پر نہ آئیں گے۔

آیت نمبر 58

وربک الغفور ذوالرحمة لو یؤاخذ هم بما کسبوا لعجل لهم العذاب بل لهم مو عد لن یجدوا من دو نه مو ئلا ۔

ترجمہ:۔ آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے اگر ان کے کئے پر ان کو پکڑنا چاہتا تو فورا! ہی عذاب بھیج دیتا۔ بلکہ ان کے لئے ایک میعاد مقرر ہے جس سے انہیں بچنے کا موقع نہ ملے گا۔

آیت نمبر 59 :۔

وتلک القری اهلکنهم لما ظلموا وجعلنا لمهلکم موعدا۔

ترجمہ:۔ اور یہ ہیں وہ بستیاں جن کو ہم نے ہلاک کیا جب کہ انہوں نے ظلم کیا تھا اور ان کی ہلاکت کا بھی ہم نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

4.8 نمونہ امتحانی سوالات :۔

(ا) دو باغ والے کا قصہ لکھو

جواب 4.2 میں دیکھئے

(۲) صاحب الجنتین کی کہانی سے کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب 4.3 میں دیکھئے

(۳) سورۂ کہف میں دنیوی زندگی کی مثال کیسی دی گئی ہے؟

جواب 4.3.1 میں دیکھئے

(۴) قیامت کے بارے مختصراً ایک نوٹ لکھو

جواب 4.4 میں دیکھئے

(۵) مسجود ملائکہ کے بارے میں جو ذکر سورۂ کہف میں آیا ہے اس کو قلم بند کرو
ابلیس کون تھا اس نے سجدے سے کیوں انکار کیا؟

جواب 4.5 / 4.5.1 میں دیکھئے

(۶) بعثتِ رسول کا مقصد بیان کرو۔

جواب 4,6 میں دیکھئے

(۷) اللہ نے قریوں کو کیوں تباہ کیا؟

جواب 4.7 میں دیکھئے

4.9 فرہنگ:۔

الفاظ	معنی
جنتین	دو جنت
عنب	انگور+ اعناب
فجرنا	ہم نے جاری کیا
خلال	درمیان
یحاور	بات کرنا
نفر	جماعت رجمعیت
تبیلا	برباد ہوگا
حسبان	جھونکا
صعید	میدان
زلقا	چٹیل
خاویة	اجاڑ پڑا ہوا

الولاية	اختیار /حکومت
هشيم	چورا چورا
تذروه	اڑانا
الرياح	ہوا
مقتدر	قدرت والا
امل	امید
مشفقين	ڈرے ہوئے
فسق	نافرمان ہوگا
مضلون	گمراہ/بدراہ
مويق	ہلاکت
صرفنا	ہم نے بیان کیا
جدلا	جھگڑا

4.10 سفارتی کتب:-

(۱) تفہیم القرآن ، سوم

(۲) تفسیر حقانی

(۳) تدبر قرآن

(۴) ترجمان القرآن

(۵) معرکہ ایمان و مادیت

ಆದೇಶ ಸಂಖ್ಯೆ : ಕರಾಮುವಿ/ಅಸಾವಿ/2-1615/2012-2013 ದಿನಾಂಕ : 24.07.2012
ಒಳಪುಟ : 60 GSM ವೆಸ್ಟ್‌ಕೋಸ್ಟ್ ಪೇಪರ್ ಮತ್ತು ಹೊರಪುಟ : 170 GSM ಆರ್ಟ್‌ಕಾರ್ಡ್
ಮುದ್ರಕರು : ಗೀತಾಂಜಲಿ ಗ್ರಾಫಿಕ್ಸ್, ಬೆಂಗಳೂರು. ಪ್ರತಿಗಳು : 200

Karnataka State Open University

Manasagangotri Mysore - 570 006

The Open University system has been initiated in order to augment opportunities for higher education and as an instrument of democratizing education.

National Education Policy 1986

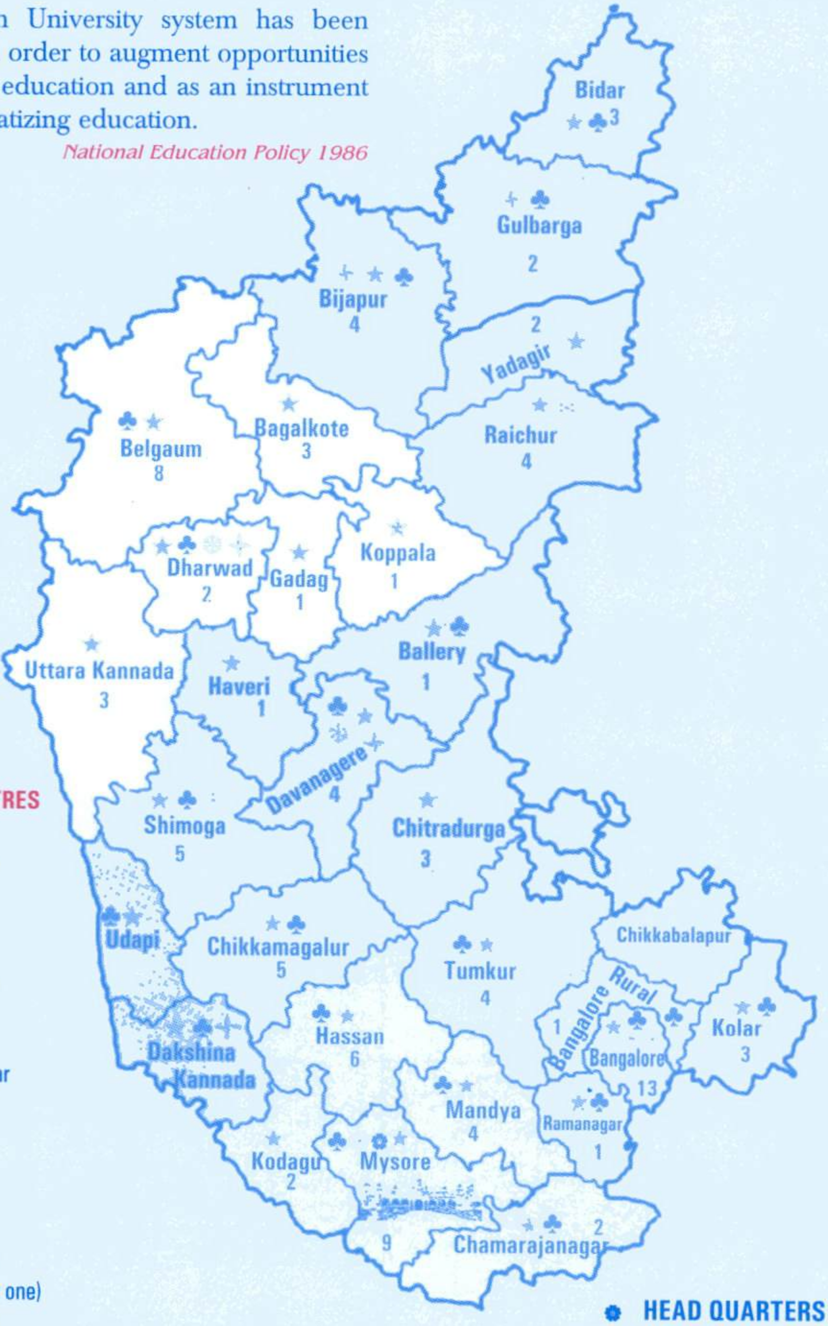

♣ REGIONAL CENTRES

Bangalore
Davanagere
Gulbarga
Dharwad
Shimoga
Mangalore
Tumkur
Hassan
Chamarajanagar
Bellary
Mandya
Kolar
Bijapur
Belagaum
Ramanagar
Bangalore (another one)
Chikmagalur
Udupi
Karwar
Bidar
Mysore

- ❁ **HEAD QUARTERS**
- ★ **Total Study Centres : 123**
- ♣ **Regional Centres : 21**
- ❄ **B.Ed Study Centres : 10**
- ✦ **M.Ed Study Centres : 06**

KSOU

Higher Education to everyone everywhere
ಉನ್ನತ ಶಿಕ್ಷಣ ಎಲ್ಲರಿಗೂ ಎಲ್ಲೆಡೆ

ಕರ್ನಾಟಕ ರಾಜ್ಯ ಮುಕ್ತ ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾನಿಲಯ
ಮಾನಸಗಂಗೋತ್ರಿ, ಮೈಸೂರು – 570 006

Karnataka State Open University
Manasagangotri, Mysore - 570 006 Website : www.ksoumysore.edu.in